ابو سعید حنیف احمد محمود۔ برطانیہ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ

وقت 5-7 منٹ

مکرمہ صاحبزادی آمنہ طیبہ صاحبہ

اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ۔ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً۔ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔ (الفجر:28-30)

اے نفسِ مطمئنہ! اپنے ربّ کی طرف لَوٹ جا، راضی رہتے ہوئے اور رضا پاتے ہوئے۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے سیرت "صاحبزادی آمنہ طیبہ صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب"

مکرمہ صاحبزادی آمنہ طیبہ صاحبہ 18 مارچ 1919ء کو قادیان میں پیدا ہوئیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی، حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحبؓ اور حضرت سیّدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔

آپ کی شادی 22 جنوری 1939ء کو مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ولد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ آپ کی والدہ حضرت محمودہ بیگم صاحبہ تھیں۔ آپ کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے گیارہ سو روپے حق مہر پر پڑھایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپ کے خطبہ نکاح میں فرمایا کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے افراد کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ساری عزتیں سلسلہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اپنی تمام استعدادوں اور قابلیتوں کو سلسلہ کی ترقی و بہبود کے لیے لگا دینا ہی ساری ترقیات کا موجب ہے۔ جو اس بات کو بھولتا ہے خدا تعالیٰ اُسے بھی بھول جاتا ہے۔ پس بے شک اپنی دنیوی بہبودی کا خیال رکھو مگر اصل بہبودی اس میں سمجھو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو پیغام لائے ہیں اس کے ساتھ وابستگی قائم رہے اور ہم دوسروں کے لیے نیک نمونہ بنیں اور پھر جو لوگ ہمارے ذریعہ ہدایت حاصل کریں اُن کی خدمت کریں۔"

(خطبات محمود جلد 3 صفحہ 490)

اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا جن میں صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب، صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم صاحب اور صاحبزادی امۃ الباقی عائشہ صاحبہ زوجہ ظفر نذیر احمد صاحب شامل ہیں۔

سامعین! صاحبزادی آمنہ صاحبہ نہایت متقی، عبادت گذار اور غریبوں کی ہمدردی رکھنے والی خاتون تھیں۔ آپ کو لجنہ اماء اللہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ آخری دنوں میں سیکرٹری امور خارجیہ لجنہ اماء اللہ پاکستان کے شعبہ میں خدمت بجا لا رہی تھیں۔

آپ کی وفات 27 مارچ 1996ء کو بعمر 77 سال دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے ہوئی۔ آپ کو صبح ساڑھے نو بجے دل کا دورہ پڑا۔ فوری طور پر آپ کو فضل عمر ہسپتال پہنچایا گیا جہاں آکسیجن لگائی گئی اور طبی امداد باہم پہنچائی گئی لیکن ڈاکٹروں کی تمام تر کوششوں کے باوجود آپ جانبر نہ ہو سکیں۔ 28 مارچ 1996ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ موصیہ تھیں۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ کی اندرونی چار دیواری میں کی گئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی آپ کی نماز جنازہ غائب مسجد فضل لندن میں بعد نماز عصر پڑھائی۔

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ کی وفات کے بعد خطبہ جمعہ میں آپ کے اوصاف کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ

"ان کا رشتہ ازدواجی تقریباً 50 سال سے زیادہ عرصے پر پھیلا ہوا ہے اور مثالی رشتہ تھا یعنی سارے خاندان میں اگر کسی کو کوئی مثالی رشتہ پیش کرنا ہوتا تو ان کی طرف اشارہ ہوتا تھا۔ میاں بیوی کے آپس میں تعلقات بگڑتے بھی ہیں یعنی وقتی طور پر رنجشیں بھی پیدا ہوتی ہیں مگر ان کی رنجشیں کبھی دکھائی نہیں دیں۔ بہت ہی گہرے فہم کے ساتھ اور باہم افہام و تفہیم کے ساتھ کبھی کوئی آپس میں رنجش ہوئی ہے تو خود ہی اندر ہی اندر طے کر لیا گیا۔ لیکن جہاں تک ایک مثال کا تعلق ہے مجھے آج تک کبھی یاد نہیں کبھی بھی مَیں نے ان کو ملتے ہوئے اس طرح دیکھا ہو یعنی دعوتوں میں یا باہر گھروں میں یا ہمارے وہاں جانے پر یا ان کے ہمارے ہاں آنے پر کہ ان کے چہروں پر کبھی بھی کوئی رنجش کے آثار ہوں۔ اس پہلو سے بہت مثالی رشتہ تھا اور ان کا نام آمنہ تھا اور طیبہ اور امر واقعہ یہ ہے کہ آمنہ حقیقی معنوں میں آمنہ تھیں۔ طیبہ حقیقی معنوں میں طیبہ تھیں۔ شاید ہی کوئی بیوی ایسی ہو جس کے متعلق انسان اس وثوق کے ساتھ کہہ سکے کہ اس نے اپنے خاوند کی ہر امانت کا حق ادا کیا ہے اور ہر طیب بات کسی بھی بات میں وہ چوکی ہوں۔ عقل کا مجسمہ، بہت ہی سلجھی ہوئی طبیعت اور حضرت چھوٹی پھوپھی جان کی تمام خوبیوں کی وارث اور حضرت چھوٹے پھوپھا جان نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی خوبیوں کی بھی وارث تھیں۔ آخری دنوں میں یعنی پچھلے عرصے سے یہ تشویش ناک خبر مل رہی تھی کہ ان میں کمزوری بہت پیدا ہو گئی ہے جس کی وجہ سے گرنے لگ گئی تھیں اور اس کی وجہ سے بہت تشویش تھی کہ خدانخواستہ کہیں ایسی حالت میں گریں کہ ہڈی ٹوٹ سکتی ہے تو جہاں تک زندگی کے ان لمحات کا تعلق ہے آپ کے لیے تو یہ وقت خدا تعالیٰ نے جس وقت واپس بلایا ہے بہرحال رحمت کا ہی تھا اور خدا کا کوئی فیصلہ بھی ایسے لوگوں کے لیے رحمت کے بغیر نہیں ہوا کرتا۔ مگر جو پیچھے رہ گئے ہیں ان کے لیے بہت بڑا ابتلاء ہے۔ خاص طور پر ہمارے بھائی کے لیے۔ اُن کے لیے دعا کریں اُن کی مجھے بہت فکر ہے کیونکہ بے حد محبت کی بات نہیں تھی ایک دوسرے پر ایسا سہارا تھا کہ ناممکن تھا کہ ایک دوسرے کے بغیر رہ سکیں۔ یہی کیفیت اُن کی ہے وہ بے اختیار ہیں اس معاملے میں۔ بڑے صابر ہیں، حوصلے والے ہیں، صاحب عزم ہیں مگر وہی بات محبت کے اوپر بس کس کا ہے، بے اختیاری کے معاملات ہیں۔ ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں ان کے بچوں میں بھی اللہ تعالیٰ ساری خوبیاں جاری کرے اور ان کا خود رفیق ہو"

(خطبہ جمعہ 29 مارچ 1996ء)

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ آمین

قربِ رحمت مآب حاصل ہو
وصلِ عالی جناب ہو جائے

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡